بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۳۲/۶۷ | ۷ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۱۱ اخاء ۱۳۵۷ہش ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۳۲

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تعالیٰ دینی اور تربیتی اغراض کے لئے سفر یورپ پر ہیں۔ حضور کی طبیعت اب پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے، اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے، اپنی غیر معمولی تائید ونصرت سے نوازے اور حضور کامیابی اور خیرو عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۱۱ر اکتوبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احبابِ جماعت درد والحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر آپ کے بابرکت وجود کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کیلئے

تحریکِ دعا

(حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

عزیزم مرزا منیر احمد ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہیں۔ ۲ر اکتوبر سے اب تک انہیں دو مرتبہ ہارٹ اٹیک ہو چکا ہے۔ گو حملے شدید قسم کے نہیں مگر واضح ہارٹ اٹیک ہے۔ تین چار ماہ پیشتر جہلم میں سخت ہارٹ کا حملہ ہوا تھا۔ آج کل علاج کے سلسلہ میں لاہور گئے ہوئے تھے وہیں سفر کی حالت میں پھر دو حملے ہو گئے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں بار بار اٹیک ہونا بہت خطرناک ہے۔

تمام احمدی بھائی بہنیں ان کی کامل شفا کے لئے دردِ دل سے اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں۔

سالانہ اجتماع کے موقع پر رضاکار لیڈی ڈاکٹرز کی ضرورت

لجنہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر جو کہ ۲۰۔۲۱۔۲۲ر اکتوبر کو دفتر لجنہ اماء اللہ میں منعقد ہو رہا ہے رضاکار لیڈی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے کیونکہ مستورات کے لئے طبی امداد کا انتظام ضروری ہوتا ہے۔ جو بہنیں اس خدمت کے لئے ربوہ آنے کے لئے تیار ہوں وہ اطلاع دے دیں۔ اپنے ہمراہ فرسٹ ایڈ بکس بھی لائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ توّاب اور رحیم ہے وہ گناہوں کو معاف کرتا اور توبہ کو قبول کر لیتا ہے

توبہ کے معنے یہ ہیں کہ انسان پورے صدق اور عزمِ محکم سے بدی کو چھوڑ دینے کی کوشش کرے

ارشادِ باری تعالیٰ

لِیَغْفِرَ لَکَ اللہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ (الفتح: ۳)

ترجمہ:۔ اللہ تیرے متعلق کئے گئے وہ گناہ بھی جو پہلے گذر چکے ہیں ڈھانک دے گا اور جو اَب تک ہوئے نہیں (لیکن آئندہ ہونے کا امکان ہے) ان کو بھی ڈھانک دے گا اور تجھ پر اپنی رحمت پوری کرے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (ابوداؤد و ترمذی)

ترجمہ:۔ اے اللہ! تُو مجھے بخش دے اور مجھ پر رجوع برحمت ہو بے شک تُو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"خدا توّاب اور غفور ہے۔ توبہ کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ پس جب انسان اس صدق اور عزمِ محکم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا جو اپنی ذات میں کریم و رحیم ہے وہ اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے اور یہ خدا کی اعلیٰ صفات میں سے ہے کہ وہ توبہ قبول کر کے ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ اگر انسان کو توبہ قبول کرنے کی امید نہ ہو تو پھر وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا۔

... اسلام میں توبہ کے لئے کسی مذہب کی شرط نہیں ہے ہر ایک مذہب کی پابندی کے ساتھ توبہ قبول ہو سکتی ہے اور صرف وہ گناہ باقی رہ جاتا ہے کہ کوئی شخص خدا کی کتاب اور خدا کے رسول کا منکر رہے۔ یہ بات بالکل غیر ممکن ہے کہ انسان محض اپنے عمل سے نجات پا سکے بلکہ یہ خدا کا احسان ہے کہ کسی کی توبہ وہ قبول کرتا ہے اور کسی کو اپنے فضل سے ایسی قوت عطا کرتا ہے کہ وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۱)

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۱۱ اخاء ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کمال کو کب اور کیسے پہنچتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا بار بار حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا: وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ۝ (البقرہ آیت ۴۲) یعنی مجھ ہی سے ڈرو پھر (میں کہتا ہوں کہ) مجھ ہی سے ڈرو۔ اسی طرح تقویٰ اختیار کرنے کا حکم قرآن مجید میں متعدد جگہ دیا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے صرف تقویٰ اختیار کرنے کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ اس کی عظیم الشان برکات پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ کہیں فرمایا ہے حصول مقصد میں کامیابی تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے (مائدہ آیت ۱۰۱) کہیں ارشاد ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ترقیات کے دروازوں کا کھلنا تقویٰ پر موقوف ہے (انعام آیت ۱۵۶) کہیں یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ تکالیف سے نجات کے ذرائع بھی تقویٰ سے ہی میسر آتے ہیں (طلاق آیت ۳) اسی طرح کاموں میں آسانی کا پیدا ہونا، رزق میں غیبی مدد کے ذریعہ فراخی میسر آنا، جنت کا استحقاق حاصل ہونا، اچھے انجام کی ضمانت عطا ہونا، اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں معزز قرار پانا۔ الغرض بے شمار افضال و انعامات کو تقویٰ کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔

تقویٰ کی اس اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ متقیوں کی صفات کا بھی ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ متقیوں میں فلاں فلاں صفات ضرور پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کون لوگ اس کی نگاہ میں متقی ہیں فرماتا ہے:۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ آیت)

ترجمہ:۔ تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ، روز آخرت، ملائکہ، (الٰہی) کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لایا اور جس نے اس کی (یعنی اللہ کی) محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو اور سوالیوں کو نیز غلاموں (کی آزادی) کے لئے (اپنا) مال دیا اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو ادا کیا، اور اپنے عہد کو جب بھی وہ (کوئی) عہد کریں پورا کرنے والے اور (خاص کر) تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت برداشت سے کام لینے والے (کامل نیک ہیں۔) یہی لوگ ہیں جو اپنے (قول کے) سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کامل متقی ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو

(۱) اللہ، روز آخرت، ملائکہ، آسمانی کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔

(۲) رشتے داروں اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں پر نیز غلاموں کو آزاد کرانے پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

(۳) نماز کو قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اپنے عہد کو بہر حال پورا کرتے ہیں نیز تنگی، بیماری اور جنگ کے وقت صبر و برداشت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اس میں متقیوں کی صفات بیان کی گئی ہیں اور اجمالاً بتایا گیا ہے کہ ایمان لانے کے بعد ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنا اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کمال تعہد کے ساتھ بجا لانا متقیوں کی بنیادی صفت ہوتی ہے۔ یہ تو صحیح ہے کہ ان جملہ نیک اعمال کو بجا لانا متقیوں کی بنیادی صفت ہوتی ہے لیکن ضروری نہیں کہ ان اعمال کو بجا لانے والا متقی بھی ہو کیونکہ اعمال اگر خالصۃً رضائے الٰہی کی غرض سے بجا نہ لائے جائیں تو وہ حبط بھی ہو جاتے ہیں اور ایسا شخص ثواب کی بجائے اُلٹا عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صرف ان اعمال کے بجا لانے والوں کو ہی متقی قرار نہیں دیا ہے بلکہ ان اعمال کی بجا آوری کو عَلٰی حُبِّہٖ سے مشروط کیا ہے یعنی یہ سب نیک اعمال محبت الٰہی کے زیر اثر بجا لانا ضروری ہے۔ اگر محبت الٰہی کے زیر اثر اعمال نہ بجا لائے جائیں تو پھر یہ تقویٰ کی رُوح سے خالی ہوتے ہیں اور انہیں بجا لانے والا عنداللہ متقی شمار نہیں ہو سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ تقویٰ اپنے کمال کو اُس وقت پہنچتا ہے جب انسان محبت الٰہی میں محو ہو کر جملہ نیک اعمال بجا لائے۔ محبت الٰہی میں محو ہوئے بغیر نہ وہ باریک در باریک رگِ گناہ سے بچ سکتا ہے اور نہ وہ پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

(۱) "کمال تقویٰ کا یہی ہے کہ انسان کا اپنا وجود ہی نہ رہے اور صیقل زدم آں قدر کہ آئینہ نماند کا مصداق ہو جائے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

(۲) "اصول تقویٰ کا یہ ہے کہ انسان عبودیت کو چھوڑ کر الوہیت کے ساتھ ایسا مل جاوے جیسا کہ لکڑی کے تختے دیوار کے ساتھ مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ اُس کے اور خدا کے درمیان کوئی شے حائل نہ رہے۔" (الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء)

اس سے ظاہر ہے کہ محض نیک اعمال بجا لانے سے انسان متقی نہیں بنتا بلکہ متقی بننے کے لئے ضروری ہے کہ نیک اعمال محض رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر بجا لائے جائیں۔ جب نیک اعمال بجا لانے میں بجز رضائے الٰہی کے حصول کے انسان کی اور کوئی غرض نہ ہو تو یہ اُس کے متقی ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ اور کسی انسان میں تقویٰ اُس وقت کمال کو پہنچتا ہے جب وہ اجر و ثواب اور کسی بھی ذاتی فائدہ سے بے نیاز ہو کر محض محبت الٰہی کے جوش کے زیر اثر جملہ نیک اعمال بجا لاتا ہے اور نہ صرف یہ کہ وہ نیک اعمال بجا لاتا ہے بلکہ مخالفت نفس کے کالعدم ہونے کے باعث فطرتاً وہ نیک اعمال بجا لائے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔

تقویٰ میں تمام عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ آجاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۸ اپریل ۱۹۱۰ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جب میں بچہ تھا میں نے اپنے شہر میں اس آیت کریمہ کا وعظ سنا تھا تین چار مہینے اس کا وعظ ہوتا رہا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا متقیوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔ کسی کے ساتھ کسی کا باپ ہے، کسی کے ساتھ باپ اور ماں دونوں ہیں، کسی کے ساتھ اس کے بھائی ہیں، کسی کے ساتھ اس کے دوست، کسی کو اپنے جتھے پر ناز ہے۔ غرض معیت کے سوا انسان کبھی خوشحال نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے بیوی ہو تب انسان خوش ہوتا ہے۔ حاکم ہو، فوج ہو، مال و اسباب ہو، جب جا کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ معیت کا انسان متوالا ہے۔ میری طبیعت میں محبت کا مادہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ محبت بھی معیت کو چاہتی ہے۔ بطال لوگوں میں محبت کا مادہ ہو تو وہ بھی محبت کے متوالے ہوتے ہیں۔ صوفیوں میں ان بطال لوگوں کے متعلق بحث بھی ہے مگر اس سے انکار نہیں کہ معیت کی تڑپ سب میں ہے۔ انسان جب سرد ملکوں میں جاوے تو گرم کپڑوں کی معیت، ریل کا سفر کرے تو پیسوں کی معیت چاہیئے۔ غرض انسان معیت بغیر کچھ بھی نہیں مگر خدا کی معیت سے بڑھ کر بھی کوئی معیت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت موجود ہے، سوتے جاگتے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میری معیت چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ میں تمام عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ آجاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی مُحْسِنُوْنَ فرمایا۔ اور احسان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ایسی عبادت کر کہ گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو یا کم از کم یہ کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔" (خطبات نور جلد دوم صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کا انیسواں مطالبہ ۔ دُعا

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

دُعا کی اہمیت:

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا" (۲۵/۷۸)

(اے رسولؐ!) تو ان سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ اگر تمہاری طرف سے دعا (اور استغفار) نہ ہو۔ پس جبکہ تم نے (پیغام الٰہی کو) جھٹلا دیا تو (اب) اس کا عذاب (تم سے) چمٹا چلا جائے گا۔

اس آیت میں دعا مانگنے کی تاکید ہے۔ پھر فرمایا میں ان دعاؤں کو قبول بھی کروں گا۔ چنانچہ خود فرمایا:۔

"وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ" (۲/۱۸۷)

(اے رسولؐ!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تُو (جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاوہ ہدایت پائیں۔

اس اہمیت کے پیش نظر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

"الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ"

عبادت کا اصل دعا ہی ہے۔

اپنے لئے دعا کرنے کی ہدایت:

حدیث میں ہے:۔

"عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال لا تنسانا یا اخی من دعائک فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بھا الدنیا"

(ترمذی کتاب الدعوات ص۱۹۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تو آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے حضورؐ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں نے بعض بیماریوں میں آزمایا ہے اور دیکھا ہے کہ محض دعا سے اس کا فضل ہوا اور مرض جاتا رہا۔ ابھی دو چار دن ہوئے کہ کثرت پیشاب اور اسہال کی وجہ سے میں مضمحل ہو گیا تھا میں نے دعا کی تو الہام ہوا "دعاءک مستجاب" اس کے بعد ہی دیکھا کہ وہ شکایت جاتی رہی۔ خدا ایک ایسا نسخہ ہے جو سارے نسخوں سے بہتر ہے اور چھپانے کے قابل ہے مگر یہ دیکھتا ہوں کہ یہ بخل ہے اس لئے ظاہر کرنا پڑتا ہے"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۴ر مارچ ۱۹۰۳ء ص۶ بحوالہ تذکرہ ص۴۶۱)

چونکہ دعا کی تحریک تحریک جدید کے مقاصد کے لحاظ سے پورے ہونے کے متعلق ہے اس لئے تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ بھی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"تحریک جدید تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

(مطالبات تحریک جدید)

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے:

حضور رضی اللہ عنہ بدیں کلمات فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔ میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اس کا ہے۔"

(مطالبات تحریک جدید ص۵)

دُعا کی تحریک:

حضور رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ میں یوں بیان ہے:۔

"دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیاوی سامان ہیں اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی ...... خاص طور پر دعا کریں اور جو لوگ کام کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے اور ان کے کاموں میں برکت دے۔ ہماری فتح ظاہری سامانوں سے نہیں بلکہ باطنی سامانوں سے ہوگی۔ اگر ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو جائے اور ہم صرف خدا کے ہو جائیں۔ تو ساری دنیا فتح کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں"

(مطالبات تحریک جدید ص۲۸)

دوستوں کو نصیحت:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے بایں الفاظ فرماتے ہیں:۔

"پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ دعاؤں پر زیادہ زور دیں اور خدا تعالیٰ سے ہی کہیں کہ اے خدا تو نے ہمارے کمزور کندھوں پر وہ بوجھ لادا ہے جو تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر ڈالا تھا۔ اے خدا ہمیں اپنی کمزوریوں کا اقرار اور اپنی غلطیوں کا اعتراف ہے۔ ہم میں کوئی طاقت نہیں ہم تیری ہی مدد اور تیری ہی نصرت کے محتاج اور سخت محتاج ہیں۔ اے خدا تمام طاقت تجھی کو حاصل ہے تو اپنے فضل سے ہمارے کمزور کندھوں کو مضبوط بنا۔ ہماری زبانوں پر حق جاری کر۔ ہمارے دلوں میں ایمان پیدا کر ہمارے ذہنوں میں روشنی پیدا کر۔ ہمیں اپنے فضل سے ہمت بلند بخش اور ہماری سستیوں اور غفلتوں کو ہم سے دور کر اور ہمارے اندر وہ قوت ایمانیہ پیدا کر کہ اگر ہماری جان بھی جاتی ہو تو چلی جائے مگر ہم تیرے احکام سے ایک ذرہ بھر بھی انحراف نہ کریں۔ اے خدا تو ہمیں اپنے فضل سے توفیق دے کہ ہم تیری شریعت کو دنیا میں قائم کر سکیں تا تیرے دین کی برکات لوگ محسوس کر لیں اور انفس بھی اسی بات پر مجبور کر دیں کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔"

(مطالبات تحریک جدید ص۱۲۸ تا ص۱۳)

حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارہ میں مزید فرمایا:۔

"پس آؤ کہ ہم خدا سے یہ دعا کریں کہ اے خدا تو ہم کو سچا بنا تو ہمیں جھوٹ سے بچا تو ہمیں بزدلی سے بچا تو ہمیں غفلت سے بچا تو ہمیں نافرمانی سے بچا۔ اے خدا ہمیں اپنے فضل سے قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو۔ ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ ہمارے بچوں کو اور ہمارے بوڑھوں کو۔ سب کو توفیق دے کہ وہ تیرے کامل متبع بنیں اور ان تمام لغزشوں اور گناہوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفوظ رہیں۔ جو انسان کا قدم صراط مستقیم سے منحرف کر دیتے ہیں۔

اے ہمارے رب۔ ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا فرما۔ اے ہمارے رب اپنی تعلیم، اپنی سیاست، اپنے اقتصاد، اپنی معاشرت اور اپنے مذہب کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، ان کی عظمت ہمارے اندر پیدا کر۔ یہاں تک کہ ہمارے دلوں میں اس تعلیم سے زیادہ اور کوئی پیاری تعلیم نہ ہو جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں دی ہے۔ اے خدا جو تیری طرف منسوب ہو اور تیرا پیارا ہو اور جو تجھ سے دور ہو اس سے ہم دور ہوں لیکن سب دنیا کی ہمدردی اور اصلاح کا خیال ہمارے دلوں پر غالب ہو اور ہم اس انقلاب عظیم کے پیدا کرنے میں کامیاب ہوں جو تو نے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکا ہے۔"

(خلاصہ مطالبات تحریک جدید ص۱۵-۱۶)

معذور افراد اور تحریک جدید

معذور افراد جو کچھ کام نہیں کر سکتے ان کی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں وہ دعا کے ذریعہ تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

"من سأل اللہ الشهادة بصدق بلغه اللہ منازل الشهداء وان مات على فراشه"

(رواہ مسلم)

جس نے شہادت کے لئے صدق دل سے دعا کی تو خدا تعالیٰ اس کو شہدا کے مقام پر پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔ فرمایا:-

"ان بالمدینة اقواما ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم وفی روایة الا شرکوکم فی الاجر قالوا یا رسول اللہ وهم بالمدینة قال وهم بالمدینة حبسهم العذر"

(رواہ البخاری)

مدینہ میں ایسے لوگ ہیں کہ جب تم چلے یا تم نے کسی وادی کو طے کیا تو وہ بھی ثواب میں تمہارے شریک تھے کیونکہ معذور ہونے کی وجہ سے وہ تمہارے ساتھ شامل نہ ہو سکے۔

الغرض معذور لوگ بھی اپنی دعاؤں کے ذریعہ انقلاب عظیم پیدا کر سکتے ہیں۔ اسی بارہ میں حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے سلسلہ میں ایک مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

" ایک اور چیز باقی رہ گئی ہے جو سب کے متعلق ہے گو غرباء اس میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔ دنیاوی سامان خواہ کسی قدر کئے جائیں آخر دنیاوی سامان ہی ہیں اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے مگر اسے میں نے آخر میں رکھا اور وہ دعا کا خانہ ہے۔ وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں وہ خاص طور پر دعا کریں کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے اور ان کے کاموں میں برکت ڈالے۔ ہماری فتح ظاہری سامان سے نہیں بلکہ باطنی سامانوں سے ہوگی۔ اگر ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو جائے اور ہم صرف خدا کے ہو جائیں۔ تو ساری دنیا کو فتح کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر چالیس مومن بھی کھڑے ہو جائیں تو ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو کچھ نہیں کر سکتے۔ وہ یہی دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ چالیس مومن پیدا کر دے۔ ایسے چالیس مومن جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ لولے لنگڑے اور اپاہج ہیں دوسروں کے کھلانے سے کھاتے ہیں۔ جو دوسروں کی امداد سے پیشاب پاخانہ کرتے ہیں اور بیمار اور مریض جو چارپائیوں پر پڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی طاقت ہوتی اور ہمیں بھی ہمت ہوتی تو ہم بھی اس وقت دین کی خدمت کرتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے دین کی خدمت کرنے کا موقع پیدا کر دیا ہے وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹا سکتے ہیں اور چارپائیوں پر پڑے پڑے خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا سکتے ہیں۔ تاکہ کامیابی اور فتح جلدی آئے اور پھر جو ان پڑھ ہیں اور نہ صرف ان پڑھ ہیں بلکہ کند ذہن ہیں اور اپنی اپنی جگہ کڑھ رہے ہیں کہ کاش ہم بھی عالم ہوتے۔ کاش ہمارا بھی ذہن ایسا ہوتا اور ہم بھی تبلیغ دین کے لئے نکلتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کا بھی خدا ہے جو اعلیٰ درجہ کی عبارت آرائیوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دل کو دیکھتا ہے وہ اپنے سیدھے سادھے طریق سے دعا کریں تو خدا تعالیٰ ان کی سنے گا اور ان کی مدد کرے گا۔"

(الفضل ۲۹ر نومبر ۱۹۳۴ء)

سو احباب کو تحریک جدید کے جملہ مقاصد کے پورے ہونے کے لئے جو درحقیقت اسلام کا ہی غلبہ ہے۔ دعائیں کرتے رہنا چاہیئے تا خداوند اپنے فضل و کرم سے ساری دنیا میں اسلام کو پوری آب و تاب سے غلبہ عطا کرے اور ساری دنیا کے دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اطاعت کرتے ہوئے آگریں۔

اللّٰھم آمین!

○

دعائے مغفرت

میرے چچا زاد بھائی مکرم عبد السلام صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے والد محترم مستری نواب الدین صاحب آف برکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۹ر ستمبر بروز جمعة المبارک کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

وفات کے وقت ان کی عمر ۷۰ برس کے قریب تھی۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی اور مقامی جماعت کے ایک مستعد ممبر تھے۔ بہت دعا گو تھے روزانہ پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ تہجد گزار بھی تھے۔ ایک لڑکا اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں جو سب کے سب شادی شدہ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد (ہومیو) چک چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد عبد الغنی قیصر نے امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایف ایس سی (پری میڈیکل) کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اسے دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے اور جماعت کے لئے ایک مفید وجود بنائے آمین۔

(محمد عبد الستار ناصر لیکچرار اسسٹنٹ جیالوجی ڈیپارٹمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

خدام اجتماع میں شرکت کیلئے ۱۹ر اکتوبر کی شام تک ضرور ربوہ پہنچ جاویں! (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اگست ۷۸ء

(۳)

۱۳۷۔ مکرم شیخ رفیق احمد صاحب لیبیا دارالذکر لاہور ۲۰۔۰۰

۱۳۸۔ " حارث منان خان صاحب " " ۱۰۔۰۰

۱۳۹۔ " لطف المنان صاحب منجانب والد مرحوم حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ افریقہ " ۱۰۔۰۰

۱۴۰۔ " میجر مسرت صاحب ماڈل ٹاؤن " ۱۰۔۰۰

۱۴۱۔ مکرمہ بشریٰ خورشید صاحبہ " " ۱۰۔۰۰

۱۴۲۔ مکرم ملک منیر احمد صاحب " " ۱۰۔۰۰

۱۴۳۔ " شیخ لطف الرحمٰن صاحب " " ۱۰۔۰۰

۱۴۴۔ مکرمہ زینب سمیع صاحبہ زوجہ عبدالحمید صاحب بٹ کراچی بذریعہ شیخ بشارت احمد صاحب دفتر انصاراللہ ۲۰۔۰۰

۱۴۵۔ لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل ۲۰۔۰۰

۱۴۶۔ مرزا محمد عثمان صاحب ۴۰۔۰۰

۱۴۷۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب ربوہ ۲۰۔۰۰

۱۴۸۔ مکرم ملک محمد نسیم صاحب منجانب اہلیہ خود راولپنڈی ۷۵۔۰۰

۱۴۹۔ " " محمود احمد صاحب S.D.O. " ۱۰۔۰۰

۱۵۰۔ " شیخ اعجاز مسعود صاحب پریڈ گراؤنڈ " ۳۰۰۔۰۰

۱۵۱۔ مکرمہ بشریٰ صفی الدین احمد صاحب " ۱۰۔۰۰

۱۵۲۔ مکرم قاضی عبدالغنی صاحب " ۲۵۔۰۰

۱۵۳۔ مکرمہ صابرہ صاحبہ و نادرہ صاحبہ احمد کمرشل کالج " ۱۰۔۰۰

۱۵۴۔ مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب اردو منزل " ۱۰۔۰۰

۱۵۵۔ " " منیر احمد صاحب " ۱۰۔۰۰

۱۵۶۔ مکرمہ حنیف بیگم صاحبہ سٹیلائٹ ٹاؤن " ۵۰۔۰۰

۱۵۷۔ مکرم طلعت احمد صاحب آف کھاریاں " ۲۰۔۰۰

۱۵۸۔ مکرمہ فرخ جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مظفر الدین صاحب لوگرہ " ۱۵۱۔۰۰

۱۵۹۔ " بیگم صاحبہ محمود علی صاحب ہاشمی " ۲۱۔۰۰

۱۶۰۔ " عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ خان عزیز اللہ خان صاحب " ۲۳۔۰۰

۱۶۱۔ " قانتہ بیگم صاحبہ دختر نبی احمد صاحب شیخ پور گجرات ۳۰۰۔۰۰

۱۶۲۔ مکرم مہر شرف دین صاحب " " ۱۰۰۔۰۰

۱۶۳۔ " منشی محمد خان صاحب مسجد فضل فیصل آباد ۱۰۔۰۰

۱۶۴۔ " ڈاکٹر محمد امین صاحب " " ۱۰۔۰۰

۱۶۵۔ " شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم " ۱۰۰۔۰۰

۱۶۶۔ مکرمہ منظور مبارکہ صاحبہ چک ۵۶۵ ج ب " ۶۰۔۰۰

۱۶۷۔ مکرم شیخ سمیع اللہ صاحب " ۱۰۰۔۰۰

۱۶۸۔ " کیپٹن چوہدری نصیر احمد صاحب بٹالہ کالونی " ۱۰۰۔۰۰

۱۶۹۔ " میاں محمد یعقوب صاحب پیپلز کالونی " ۱۰۰۔۰۰

۱۷۰۔ " شیخ عبداللطیف صاحب " " ۱۵۔۰۰

۱۷۱۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ " " ۱۰۔۰۰

۱۷۲۔ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب " " ۱۰۔۰۰

۱۷۳۔ " " لئیق احمد صاحب " " ۵۰۔۰۰

۱۷۴۔ " ڈاکٹر سید خورشید عالم صاحب فیکٹری ایریا " ۲۰۔۰۰

۱۷۵۔ " ظفر حسین صاحب منصور آباد " ۱۰۔۰۰

۱۷۶۔ مکرمہ فرید خانم صاحبہ کوٹ باجوہ " ۱۰۰۔۰۰

۱۷۷۔ " خیرال بی بی صاحبہ سمن آباد " ۸۵۔۰۰

۱۷۸۔ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ ۱۰۔۰۰

۱۷۹۔ " شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب سولنگی " ۲۰۔۰۰

۱۸۰۔ مکرم کرنل خالد سعید صاحب سیالکوٹ کینٹ ۳۰۔۰۰

۱۸۱۔ مکرمہ ثریا منظور صاحبہ آف لندن ۲۰۰۔۰۰

۱۸۲۔ " امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ رسالدار فضل الٰہی صاحب چارسدہ ۲۰۔۰۰

۱۸۳۔ " طلعت ہاشمی صاحبہ ڈیرہ غازیخاں ۱۰۔۰۰

۱۸۴۔ مکرم میاں داؤد احمد صاحب " ۱۰۔۰۰

۱۸۵۔ " میاں منیر محمد صاحب " ۱۵۔۵۰

۱۸۶۔ " بشیر احمد صاحب " ۱۷۔۰۰

۱۸۷۔ مکرمہ حمیدہ بشیر صاحبہ " ۱۵۔۰۰

۱۸۸۔ مکرم امتیاز احمد صاحب ابن ڈاکٹر خیر دین صاحب دارالصدر ربوہ ۵۰۔۰۰

۱۸۹۔ مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت " " " " ۵۰۔۰۰

۱۹۰۔ مکرم سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ پشاور ۲۶۸۔۰۰

۱۹۱۔ " ظفر احمد صاحب شاہی مرحوم بذریعہ ڈاکٹر عبدالمنان صاحب جمبر ۱۰۔۰۰

۱۹۲۔ جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا ۱۰۰۔۰۰

۱۹۳۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ ۱۰۔۰۰

۱۹۴۔ جماعت احمدیہ پیر محل ۲۵۔۰۰

۱۹۵۔ مکرم سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ سرگودھا شہر ۳۶۰۔۰۰

۱۹۶۔ " " " چک ۹۸ شمالی سرگودھا ۵۰۔۰۰

۱۹۷۔ " سید عبداللہ شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ۱۰۔۰۰

۱۹۸۔ مکرمہ مس نعیم اختر صاحبہ ربوہ بذریعہ محمود احمد صاحب ۱۰۔۰۰

۱۹۹۔ مکرم ذوالقرنین صاحب پسر چوہدری بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ ۲۰۔۰۰

۲۰۰۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " " ۱۵۔۰۰

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم محمد طفیل صاحب سائیکل ورکس ریلوے روڈ ربوہ ۳۰۔۰۰

۲۔ " محمود احمد صاحب شمع سینٹری " " ۱۶۔۰۰

۳۔ " محمد ادریس صاحب ویلڈنگ ورکس " " ۳۹۔۰۰

۴۔ " شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب " " ۱۸۔۰۰

۵۔ " محمد رفیق صاحب سائیکل ورکس " " ۱۳۔۰۰

۶۔ " مستری عبدالرحیم صاحب " " ۱۳۔۰۰

۷۔ " منظور احمد صاحب بٹ مقبول کریانہ سٹور " " ۱۵۔۰۰

۸۔ " شہزادہ محمد عثمان صاحب " ۱۰۔۰۰

۹۔ " میر نورالدین صاحب " ۲۸۔۰۰

۱۰۔ " شیخ ولی اللہ صاحب پسر حکیم رحمت اللہ صاحب " ۱۳۔۰۰

۱۱۔ محترمہ والدہ سید اعجاز احمد صاحب چک ۶/۱۱-ایل ضلع ساہیوال ۱۰۔۰۰

۱۲۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی ۲۰۔۰۰

۱۳۔ مکرم ملک محمد مقبول صاحب شیخوپورہ ۲۰۔۰۰

۱۴۔ " چوہدری عبداللطیف صاحب راجپوت صراف شاہ کوٹ ۲۰۔۰۰

۱۵۔ " محمد فقیر اللہ صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ۱۰۔۰۰

۱۶۔ " منشی محمد صادق صاحب کریم نگر فارم سندھ ۲۰۔۰۰

۱۷۔ مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری حفیظ احمد صاحب ظفر آباد لامبنی سندھ ۶۰۔۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ امی جان (والدہ مبارک احمد سلیم صاحب) کی کولہے کی ہڈی پاؤں پھسل جانے کے باعث ٹوٹ گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے (آمنہ چوہدری اہلیہ چوہدری مبارک احمد سلیم صاحب ربوہ)

۲۔ والد محترم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ کو گزشتہ اگست میں فالج کا شدید حملہ ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور صحت عطا فرما دی لیکن ابھی اس کے اثرات باقی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (رحمت الٰہی جنجوعہ باب الابواب ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کا کام ضرور پورا ہو کر رہے گا

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقفِ جدید کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔۔۔ پس میں اتمامِ حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تاکہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔" (الفضل ۷؍جنوری ۱۹۵۸ء)

وقفِ جدید جماعت کی دینی تربیت کے لئے خدا تعالیٰ کا سکھایا ہوا ایک مبارک طریق اور اس کی بتائی ہوئی ایک بابرکت سبیل ہے۔ اس کے مالی جہاد میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لینا رضاءِ الٰہی حاصل کرنے کا بہترین عمل ہے۔ وقفِ جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہونے میں صرف اڑھائی ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے اور بجٹ کا کثیر حصہ ابھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہونا باقی ہے لہذا توقع ہے کہ امراء کرام، مقامی عہدیداران اور تمام احباب و خواتین درج ذیل امور کی طرف اپنی خاص توجہ مبذول فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک یہ ہے کہ جماعت کا کوئی فرد بھی وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حسبِ توفیق حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ چندہ وقفِ جدید کی اقل شرح سالانہ بارہ روپے ہے۔

۲۔ حضور کی منشاء مبارک پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وقفِ جدید کی اہمیت اور افادیت احبابِ جماعت کے سامنے بار بار بیان کی جائے۔

۳۔ احبابِ جماعت اپنی آمد میں اضافہ کے ساتھ دیگر چندوں کی طرح وقفِ جدید کے چندہ میں بھی حسبِ حیثیت اضافہ فرمائیں اور جن خوش بخت لوگوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ ۵۰۰/- روپے یا ۱۰۰۰/- روپے یا اس سے بھی زائد رقم سالانہ چندہ دے کر وقفِ جدید کے معاونینِ خصوصی میں شمولیت فرمائیں۔

۴۔ چونکہ سالِ رواں کا نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے لہذا اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ منعطف کی جائے تاکہ اختتامِ سال سے قبل ہی ٹارگٹ کے مطابق سو فیصدی چندہ وصول ہو کر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جائے۔

۵۔ جمع شدہ رقوم کا بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرنا مزید ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۲۰-۲۱-۲۲؍اکتوبر ۱۹۷۸ء میں زیادہ سے زیادہ بہنیں آنے کی کوشش کریں لیکن مرکزی لجنہ کی عہدہ دار کی تصدیق ان کے پاس ہو۔ آتے ہی اپنے نام درج کروا کے نمائندگان شوریٰ کا ٹکٹ حاصل کریں اور نمائندگان و زائرات آنے کا ٹکٹ حاصل کریں۔ جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھیلوں کا کوئی پروگرام نہ ہو سکے گا ناصرات کی سیکرٹریان اس بات کو نوٹ کر لیں۔ دیگر پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی لجنات اور ناصرات کی ہونی چاہیئے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنات کے لئے ضروری اطلاع

لجنہ اماء اللہ کے قواعد و ضوابط از سرِ نو مرتب کئے جا رہے ہیں۔ اجتماع کے موقع پر شوریٰ میں ان پر غور کیا جائے گا، انشاء اللہ۔

لجنات کے پاس گذشتہ قواعد و ضوابط کی کاپی موجود ہوگی لہذا لجنات ان پر غور کر کے بھیجیں تاکہ اگر ان میں کسی ترمیم یا اضافہ کی ضرورت ہو تو اس پر غور کیا جا سکے۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

۱۷؍ستمبر سے ۳۰؍ستمبر ۱۹۷۸ء تک چندہ مہمان خانہ مستورات کی مد میں کل وصولی ۴۲۴۴/- روپے ہوئی ہے اس طرح اب تک کل آمد اس چندہ کی ۳,۰۶,۸۸۱ روپے ۹۱ پیسے ہو چکی ہے جبکہ اس وقت تک تعمیر پر ۶۵,۶۰۵ روپے ۴۳ پیسے خرچ ہو چکا ہے اور ابھی کئی کمرے تعمیر ہونے باقی ہیں ہماری وہ بہنیں جو ہمیشہ ہی مالی قربانیوں میں سبقت لے جاتی رہی ہیں، اس چندہ کو جلد از جلد پورا کرنے کی طرف توجہ دیں تا جلسہ سالانہ تک تعمیر کا کام مکمل ہو سکے اور جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں آرام سے ٹھہر سکیں۔ جو بہنیں اب تک اس چندہ میں شامل نہیں ہوئیں وہ اپنا چندہ بھجوائیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ کا اکیسواں مرکزی سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ تربیتی اجتماع ۲۷-۲۸-۲۹ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنی شاندار روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع بے حد برکات کا حامل ہے دوستوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔ (سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک پوتی عطا فرمائی ہے جو عزیز بشیر الدین خواجہ کی بیٹی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ثمینہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر دے، خادمۂ دین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے، آمین

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کی اہلیہ پیرزادی سیدہ امۃ الحفیظ ہاشمی جو حضرت پیر محمد عبد اللہ صاحب ہاشمی آف گولیکی ضلع گجرات (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی بیٹی تھیں ۲۹ ستمبر کو وفات پا گئیں، اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ راجعون۔

اسی روز بعد نماز مغرب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے مسجد مبارک سے ملحقہ میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں چھ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے تین شادی شدہ ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار محمد اعظم بوتالوی (ابن حضرت حاجی محمد فاضل صاحب مرحوم)
۱۷/۳۰ بیت الحفیظ۔ دار الرحمت وسطی ربوہ

دماغی کام کرنے والوں کمزور حافظہ والوں کے لئے انمول تحفہ
فضل عمر دواخانہ گولبازار ربوہ

اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔
(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴